بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے کے ناں میں سوہنڑے رب دا کراں کلام بیان
مہر محبت کرنے والا اُچا اُسدا ناں

تاریخِ صحافتِ ہزارہ

تاریخ صحافت ھزارہ

محقق و مؤلف

پروفیسر بشیر احمد سوز

جملہ حقوق بحق گندھارا ہندکو اکیڈمی محفوظ ہیں

نام کتاب	تاریخ صحافت ہزارہ
مؤلف	بشیر احمد سوز
کمپوزنگ	بشیر احمد سوز
سرورق	ثاقب حسین
سال اشاعت	2016ء
اہتمام اشاعت	محمد ضیاء الدین، چیف ایگزیکٹو کمیٹی، جی ایچ اے
جی ایچ اے اشاعت حوالہ	F.53/17-B
قیمت	-/1000 روپے
پرنٹنگ	جی ایچ اے لیزر پرنٹنگ پشاور
مطبع	گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور
ISBN No.	978-969-687-037-4
ملنے کا پتہ	گندھارا ہندکو اکیڈمی، 2 چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

گندھارا ہندکو اکیڈمی پشاور

2۔ چنار روڈ، آبدرہ، یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور

www.gandharahindko.com

انتساب

ہزارہ کے ان صحافیوں کے نام جو قلم کی حرمت اور حرف
کے تقدس کو جزوِایمان سمجھتے ہیں۔

فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ
1	ایک ضروری بات (محمد ضیاء الدین)	س
2	''تاریخِ صحافتِ ہزارہ'' میری نظر میں (مشتاق احمد غنی)	ش
3	حرف اول	1
4	برصغیر میں صحافت کے ارتقاء پر ایک نظر	5
5	ہزارہ میں صحافت کا آغاز وارتقاء	14
6	**ھزارہ کے صحافی**	
7	قاضی عزیز الرحمٰن 1866ء	25
8	منشی قلندر خان تنولی 1878ء	26
9	آزاد خان جدون 1878ء	28
10	سید علی عباسی 1878ء	28
11	محمد سرور خان طاہر خیلی 1883ء	29
12	مولانا محمد عرفان 1896ء	31
13	لالہ محمد اکبر قریشی 1896ء	32
14	مولانا غلام ربانی لودھی 1899ء	33
15	تاج محمد خان طاہر خیلی 1901ء	35
16	فقیرا خان جدون 1901ء	37
17	ملک امیر عالم خان 1901ء	39
18	حکیم عبدالعزیز چشتی 1901ء	41
19	میر افضل نظامی 1901ء	43
20	ملک محمد عالم اعوان 1903ء	45

21	سید غلام حسن شاہ کاظمی 1905ء	47
22	حکیم عبدالسلام ہزاروی 1907ء	50
23	بیگم گوہر الرحمٰن قریشی 1907ء	53
24	غلام جان طاہر خیلی 1912ء	54
25	نسیم حجازی 1914ء	56
26	الطاف پرواز 1920ء	59
27	محمد رفیق ناشاد 1920ء	61
28	ملک غلام ربانی 1920ء	62
29	ذوق اختر سواتی 1924ء	64
30	خواجہ حبیب الرحمٰن 1926ء	66
31	اسحاق الٰہی 1926ء	66
32	سید اسماعیل رضا ترمذی 1926ء	67
33	نسیم سرحدی 1928ء	68
34	فضل الرحمٰن میر 1929ء	68
35	رفیق انور 1929ء	69
36	نجم الاکرام نجم 1931ء	71
37	ایم جمیل احمد ملک 1932ء	74
38	حاجی اورنگزیب 1936ء	75
39	لالہ محمد زمان 1942ء	76
40	محمد نعیم اعوان 1942ء	78
41	خانزادہ امجد 1943ء	79
42	سید اعجاز شاہ مشہدی 1943ء	81
43	میر محمد اعوان 1943ء	82
44	امیر الدین 1943ء	83

45	اسدالحق قریشی 1943ء	84
46	عبدالخالق قریشی (شاطر ہزاروی) 1944ء	84
47	ریاض خان جدون 1944ء	86
48	عبدالقیوم تنولی 1945ء	86
49	فاروق احمد قریشی 1946ء	87
50	عبدالہادی 1946ء	88
51	سردار تاج محمد 1946ء	88
52	عبدالرحمٰن عباسی 1946ء	89
53	ڈاکٹر جہانزیب خان 1947ء	90
54	اجمل ملک 1948ء	90
55	شوکت سعید قریشی 1948ء	93
56	خواص بیگ 1949ء	93
57	احمد حسن 1949ء	94
58	عبدالرحمٰن خان 1949ء	95
59	سید اعجاز حسین شاہ 1950ء	95
60	قاری نسیم اختر 1950ء	96
61	قاسم قیم 1951ء	96
62	سید مبارک شاہ ترمذی 1951ء	97
63	نیاز پاشا جدون 1952ء	98
64	فیض رساں ضیاء 1952ء	102
65	خواجہ اعجاز احمد 1953ء	103
66	محمد اختر نعیم 1953ء	105
67	عبدالرشید تنولی 1953ء	106
68	رومیل قمر 1953ء	107

69	شیراز کیانی 1953ء	108
70	محمد شہباز 1954ء	108
71	فاروق احمد 1954ء	109
72	راشد جاوید 1956ء	110
73	محمد طیب 1958ء	112
74	ڈاکٹر چن مبارک 1959ء	113
75	نعیم عابد 1959ء	115
76	جمیل صادق 1960ء	116
77	شاہ جہاں شیرازی 1960ء	117
78	منظور سرحدی 1960ء	117
79	نثار احمد تنولی 1960ء	118
80	شفیق الرحمٰن 1961ء	120
81	ہلال محمد یوسف زئی 1962ء	121
82	خالد الرحمٰن خالد 1962ء	121
83	انجم جاوید 1962ء	122
84	عبدالوحید ربانی 1963ء	124
85	سید راحیل اصغر گیلانی 1964ء	124
86	میر افضل گلزار 1964ء	125
87	ایم صداقت 1964ء	126
88	سردار ابرار رشید 1964ء	127
89	کوثر نقوی 1964ء	129
90	محمد نسیم اعوان 1964ء	131
91	یونس مجاز 1965ء	132
92	ملک محمد اقبال 1965ء	134

93	دلدار خان عباسی 1965ء	135
94	ڈاکٹر عابد قریشی 1965ء	135
95	افتخار احمد بدر ایڈووکیٹ 1966ء	136
96	محمد ذوالفقار سواتی 1966ء	137
97	ڈاکٹر محمد فرید 1968ء	137
98	عابد نعیم 1968ء	138
99	طاہر منیر اعوان 1968ء	138
100	فاضل جمیلی 1968ء	140
101	نوید اکرم عباسی 1969ء	141
102	اعجاز رفیق انور 1969ء	142
103	مدنی اعجاز جدون 1969ء	143
104	قاضی حامد ظفر 1969ء	145
105	ملک عبدالحکیم خان 1969ء	145
106	نثار احمد خان 1969ء	145
107	سید مسرور کاظمی 1969ء	146
108	شکیل طاہر خیلی 1970ء	148
109	محمد سراج 1970ء	148
110	سید عبدالرزاق شاہ 1970ء	149
111	غلام مصطفیٰ مغل 1970ء	150
112	محمد عامر شہزاد 1970ء	151
113	وحید احمد 1970ء	152
114	طارق عدیل 1971ء	152
115	طارق تنولی 1971ء	153
116	نسیم اعوان 1971ء	154

117	شکیل انور انجم 1971ء	155
118	راجہ منیر خان 1971ء	155
119	سید طاہر حسین کاظمی 1971ء	157
120	ڈاکٹر نوید یوسف 1971ء	158
121	جاوید اقبال مغل 1972ء	158
122	محمد طارق جدون 1972ء	159
123	فضل کریم 1972ء	160
124	ایس ایل جان بخاری 1972ء	160
125	اکرام السبوح مغل 1972ء	161
126	سلطان محمود ڈوگر 1973ء	161
127	سردار شفیق 1973ء	162
128	عارف خورشید 1973ء	163
129	شیر خان 1973ء	163
130	سردار نوید عالم 1973ء	165
131	محمد ارشد سواتی 1974ء	166
132	مسعود شوق 1974ء	167
133	محمد اقبال مغل 1974ء	167
134	عبدالمالک ناگی باوا 1974ء	169
135	قدیر حسین تنولی 1974ء	169
136	محمد اقبال ساغر 1974ء	170
137	محمد پرویز اعوان 1974ء	171
138	راجہ محمد ہارون 1975ء	171
139	سید حبیب شاہ 1975ء	173
140	آصف محمود اعوان 1975ء	173

141	شاہد چوہدری 1976ء	174
142	بشارت علی سواتی 1976 ء	175
143	سردار افتخار احمد 1976ء	176
144	ایم ایاز عادل 1976ء	177
145	مظہر بشیر 1978ء	178
146	عادل حسین پکھلوی 1978ء	179
147	امتیاز احمد 1978ء	180
148	ملک فیصل 1978ء	181
149	جمیل احمد جمیل 1978ء	181
150	محمد قیصرانی 1978ء	181
151	ذکریا طارق خان 1978ء	183
152	ذاکر حسین تنولی 1979ء	184
153	ندیم خان جدون 1979ء	184
154	حافظ سرفراز خان ترین 1979ء	185
155	عاطف قیوم 1979ء	186
156	شیر افضل گوجر 1980ء	186
157	راشد علی راشد 1980ء	187
158	خرم شہزاد 1981ء	189
159	محمد معروف 1981ء	190
160	توقیر الحسن سیماب 1981ء	191
161	احمد فراز 1981ء	192
162	محمد اشفاق 1981ء	192
163	شبیر جان 1982ء	193
164	سید اعظم شاہ 1983ء	194

165	عبدالواسع خان 1984ء	195
166	ناصر علی تنولی 1984ء	196
167	قاضی محمد نعیم 1984ء	197
168	عقیل احمد 1984ء	197
169	عمر خان جوزوی 1984ء	198
170	عتیق الرحمٰن 1985ء	199
171	احسان نسیم 1987ء	200
172	شمس الرحمٰن 1987ء	201
173	یاسر نذر اعوان 1987ء	201
174	محمد گلفراز جدون 1987ء	202
175	سید نعمان شاہ 1988ء	204
176	سید فیضان علی شاہ 1989ء	204
177	سلیم اکازئی 1989ء	205
178	ربنواز خان جدون 1981ء	206
179	احسان الحق 1990ء	206
	ضمیمہ	
180	ضرغام اللہ	208
181	دلاور خان ناشاد طاہر خیلی	209
182	نانک چند ناز	209
183	شمس الہدیٰ	210
184	عبدالغنی عاجز	211
185	افسر خان جدون	211
186	محمد رفیق	212
187	ریاض الحق	212

188	ایم۔ڈی۔کے	212
189	شمس کاشمیری	213
190	طاہرشہزادتنولی	213
191	مختارعلی اعوان	214
192	محمد آصف اعوان	214
193	سیدصالح بخاری	215
194	زاہدڈار	215
	ہزارہ کی صحافت میں چند اہم شخصیات کا کردار	
195	جدید صحافت کے بانی عبدالواحد یوسفی	216
196	ظفرحجازی ___ روزنامہ محاسب کے بانی	217
197	کامران حامدراجہ ___ چیف ایگزیکٹواے وی ٹی چینلز	219
198	جوادحامدراجہ ___ چیف ایڈیٹر K2ٹائمز	220
	اہم صحافتی ادارے	
199	صحافت کے فروغ میں ریڈیوکا کردار	221
200	ڈیپارٹمنٹ آف کمیونیکیشن (ہزارہ یونیورسٹی)	223
201	علاقائی زبانوں کا ترجمان Kay2ٹی وی	226
	ادبی صحافت	
202	ادبی صحافت	230
203	علمی ادبی جرائداور مجلّے	234
	کالم نویس	
204	میرولی اللہ ایبٹ آبادی 1887ء	246
205	حافظ محمد صدیق ملارموزی 1896ء	248
206	ڈاکٹرمحمود فیضانی 1931ء	250
207	سیدفداحسین شاہ 1937ء	251

208	عتیق الرحمٰن صدیقی 1938ء	253
209	پروفیسر آصف ثاقب 1939ء	254
210	پروفیسر یحیٰی خالد 1942ء	256
211	پروفیسر بشیر احمد سوزؔ 1948ء	258
212	اکمل ملک 1950ء	260
213	فیاض عزیز 1958ء	261
214	عبدالوحید بسملؔ 1959ء	262
215	منصف خان سحاب 1961ء	263
216	عبدالوحید قریشی 1963ء	263
217	ملک ناصر داؤد 1964ء	264
218	خان بشیر 1968ء	265
219	ڈاکٹر ہمایون یعقوب 1970ء	266
220	ساجد خان کیالوی 1972ء	267
221	ملک محمد عظیم ناشاد 1974ء	268
222	نسیم سواتی 1981ء	269
223	کاشف بٹ 1985ء	269
224	عتیق الرحمٰن 1985ء	270
225	صحافت کی ترویج واشاعت کے اہم مراکز	271-284

ایک ضروری بات

جناب پروفیسر بشیر احمد سوز صاحب وہ نابغہ روزگار شخصیت ہیں جنہیں ہزارہ کی تاریخ، زبان، ادب، ثقافت کی ترویج وترقی میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صحافت ایک بہت بڑا میدان ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا خصوصاً ہزارہ میں ایسے صحافیوں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے جنہوں نے نا صرف صوبائی بلکہ ملکی سطح پر اس شعبے میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس میں بھی کوئی دورائے نہیں کہ شعبہ صحافت سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کو ہمیشہ ہی انتہائی مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور ستم ظریفی تو یہ کہ اس شعبے پر تحقیقی حوالے سے بہت کم کام کیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جناب پروفیسر بشیر احمد سوز صاحب کا بہت بڑا اعزاز ہے کہ اُنہوں نے اس انتہائی اہم شعبے یعنی صحافت پر یہ خوبصورت کتاب ''تاریخ صحافتِ ہزارہ'' لکھی ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں اس کام کی ضرورت تو ہمیشہ سے ہی تھی لیکن جناب پروفیسر بشیر احمد سوز صاحب نے اس اہم موضوع پر کتاب لکھ کر ایک اہم تحقیقی کام سرانجام دیا ہے اور ان کا یہ کام تعریف کے قابل ہے۔ جناب پروفیسر بشیر احمد سوز صاحب گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان پشاور کے ساتھ طویل عرصے سے منسلک ہیں اور اپنی ماں بولی ہندکو اور ہندکو وانوں کیلئے بھی اُن کی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ جناب پروفیسر بشیر احمد سوز صاحب کی تین کتابیں ''ہک ایہا راجہ ہک ایہی رانی''، ''ہزارہ رنگ'' اور ''ہزارہ دے آثارِ قدیمہ'' گندھارا ہندکو بورڈ اور گندھارا ہندکو اکیڈمی کے زیر اہتمام چھپ چکی ہیں جنہیں علاقائی اور ملکی سطح پر غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی۔ میری دعا ہے کہ خدا اُن کے زورِ قلم میں مزید اضافہ کرے تا کہ وہ ادب اور علم کی دنیا میں مزید کارہائے نمایاں سرانجام دے سکیں۔

محمد ضیاء الدین
(جنرل سیکریٹری، گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان)

”تاریخِ صحافتِ ہزارہ“ میری نظر میں

اردو اور ہندکو تصانیف کے اعتبار سے ”ادبیاتِ ہزارہ“ قابل قدر بھی ہے اور لائق تحسین بھی، مگر صحافت کے موضوع سے یکسر تہی دامن ہے۔ آج تک کسی ادیب، محقق یا کسی صحافی نے اس اہم شعبہ کی اہمیت وافادیت کی طرف توجہ نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ میری نظر سے صحافت کے موضوع پر کوئی دستاویز ایسی نہیں گزری جو طلباء اور محققین کیلئے رہنماء ثابت ہو سکے۔

پروفیسر بشیر احمد سوزؔ نے 2011ء میں پریس کلب ایبٹ آباد کے تعاون سے صحافت کی تاریخ شائع کر کے صحافت میں ایک اہم باب کا اضافہ کیا ہے۔ اگر چہ یہ ایک قابلِ تحسین کاوش تھی مگر اس کتاب میں کئی اہم صحافیوں اور صحافتی اداروں کا اضافہ کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس موضوع کی تکمیل کی غرض سے اس کتاب کو از سرِ نو مرتب کیا گیا تا کہ مختلف یونیورسٹیوں میں قائم اُردو اور جرنلزم ڈیپارٹمنٹ کے سکالرز اس سے مستفید ہو سکیں۔

پروفیسر بشیر احمد سوز نے تقریباً ایک صدی کو محیط صحافتِ ہزارہ کو اپنی دیگر تحقیقی کتب کی طرح افادیت سے ہمکنار کیا ہے۔

میں وزارت اطلاعات ونشریات اور وزارتِ ہائر ایجوکیشن خیبر پختونخوا کی جانب سے اس مستحسن اقدام پر فاضل محقق کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ گندھارا ہندکو اکیڈمی اور گندھارا ہندکو بورڈ پاکستان، پشاور کا بھی خصوصی شکریہ اور یہ دونوں ادارے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جو اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

مشتاق احمد غنی

معاونِ خصوصی برائے وزارت

اطلاعات ونشریات وہائیر ایجوکیشن حکومت صوبہ خیبر پختونخوا

تاریخِ صحافتِ ہزارہ ایک نظر میں

"تاریخ صحافت ہزارہ" پروفیسر بشیر احمد سوزؔ سابق ڈائریکٹر "ہزارہ چیئر" کی تحقیقی کاوشوں کا ایک اہم اور عمدہ نمونہ ہے۔

برصغیر میں صحافت کی تاریخ کم وبیش دو تین صدیوں پر محیط ہے مگر اس کا جائزہ لینے کی تسلی بخش کوشش نہیں کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں خصوصا یونیورسٹیوں میں صحافت سے متعلق شعبے تو قائم ہیں مگر اس موضوع پر تحقیق کا عمل سست روی کا شکار ہے۔

پروفیسر بشیر احمد سوزؔ نے ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ میں صرف دو اڑھائی برس خدمات انجام دیں اور اس مختصر سے وقت میں انہوں نے ادب وثقافت کے حوالے سے تقریباً چودہ کتب اور ایک ادبی مجلّہ شائع کر کے ہزارہ یونیورسٹی کی توقیر میں قابل قدر اضافہ کیا۔ اس اعتبار سے "ہزارہ چیئر" کا کردار اس عظیم درسگاہ میں منفرد بھی ہے اور مثالی بھی ہے۔

زیرِ نظر تاریخ میں ہزارہ کی ایک سو سے زائد عرصہ پر پھیلی ہوئی صحافت کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ "تاریخ صحافت ہزارہ" جہاں ہمارے میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے سکالرز کے لئے رہنما ثابت ہوگی وہاں شعبۂ اردو کے سکالرز اور محققین بھی اس کتاب سے مستفید ہوسکیں گے۔

خیر اندیش

پروفیسر ڈاکٹر حبیب احمد

سابق وائس چانسلر ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ